السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

تعدد ازواج کے لئے کیا حکم ہے ،اگر یہ جائز ہے تو کیا عدل وانصاف شرط ہے ؟کیا یہ بھی عدل وانصاف کا حصہ ہے کہ مباشرت کرنے اور شب بسری کرنے میں بھی مساوات ہو؟جو شخص عدل وانصاف تو کر سکتا ہو لیکن تعدد ازواج سے اس کا مقصود فخر ومباہات ہو تو اس کے لئے کیا حکم ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

تعدد ازواج اس شخص کے لئے سنت ہے ،جس میں اس کی طاقت ہو اور اس سے اس کا مقصود عفت وپاکبازی ، غض بصر ،تکثیر نسل اور امت کی حوصلہ افزائی ہو تاکہ امت اس حلال طریقے کو اختیار کر کے حرام سے بچ سکے اور امت مسلمہ کثرت کے اسباب کو اختیار کر سکے تاکہ دنیا میں اللہ تعالی کی عبادت کرنے والوں کی کثرت ہو یا اس طرح کے دیگر نیک مقاصد پیش نظر ہوں تو پھر تعدد ازواج سنت ہے اور اس کی دلیل حسب ذیل ارشاد باری تعالی ہے :

وَإِن خِفتُم أَلّا تُقسِطوا فِى اليَتـٰمىٰ فَانكِحوا ما طابَ لَكُم مِنَ النِّساءِ مَثنىٰ وَثُلـٰثَ وَرُبـٰعَ ۖ فَإِن خِفتُم أَلّا تَعدِلوا فَوٰحِدَةً أَو ما مَلَكَت أَيمـٰنُكُم ۚ ذٰلِكَ أَدنىٰ أَلّا تَعولوا (النساء ۴/۳)

اور اگر تمہیں اس بات کا خوف ہو کہ یتیم لڑکیوں کے بارے میں انصاف نہ کر سکو گے تو ان کے سوا جو عورتیں تم کو پسند ہوں دو دو یا تین تین یا چار چار ان سے نکاح کر لو اور اگر اس بات کا اندیشہ ہو کہ (سب عورتوں سے) یکساں ''سلوک نہ کر سکو گے تو ایک عورت (کافی ہے) یا لونڈی جس کے تم مالک ہو اس سے تم بے انصافی سے بچ جاو گے ۔''

اور فرمایا :

لَقَد كانَ لَكُم فى رَسولِ اللَّهِ أُسوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب ۳۳/۲۱)

''یقینا تمہارے لئے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ذات میں بہترین (عمدہ) نمونہ موجود ہے ۔''

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حبالہ عقد کئی ازواج مطہرات تھیں ، آپؐ ان میں عدل وانصاف فرمایا کرتے تھے اور پھر اس کے ساتھ یہ دعا بھی فرماتے کہ :

((اللھم حزا قسمی فیما املک فلا تلمنی فیما تملک ولا املک))

''اے اللہ !یہ میری وہ تقسیم ہے جس کا میں مالک ہوں اور اس میں مجھے ملامت نہ کرنا جس کا تو مالک ہے مگر میں مالک نہیں ہوں ۔''

اس حدیث کو اہل سنن نے باسناد صحیح روایت کیا ہے ، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ انسان کے لئے ان امور میں عدل وانصاف واجب ہے جو اس کے اختیار میں ہیں مثلا خرچ کرنا اور شب بسر کرنا وغیرہ لیکن محبت اور مباشرت وغیرہ ایسے امور ہیں جو انسان کے مقدور میں نہیں ہیں ۔ مسلمان بیک وقت چار سے زیادہ عورتوں کو اپنے نکاح میں نہیں رکھ سکتا جیسا کہ اس سلسلہ میں وارد صحیح سنت سے ثابت ہے جس سے اس آیت کریمہ کی تفسیر بھی ہو جاتی ہے ، واللہ ولی التوفیق ۔

[مقالات وفتاویٰ ابن باز]

صفحہ **342**

محدث فتویٰ